39

مخلصینِ جماعت کی التجاؤں پر تراجم قرآن کریم کے اخراجات کی نئی تقسیم

(فرمودہ 10 نومبر 1944ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"مجھے بعض حالات کی وجہ سے اِس دفعہ پھر گزشتہ خطبات کے تسلسل میں ہی جمعہ کا خطبہ پڑھنا پڑا ہے اور وہ حالات یہ ہیں کہ جماعت کے مختلف افراد کی طرف سے، اُن کی طرف سے بھی جنہوں نے چندہ کی پیشکش کی تھی اور اُن کی طرف سے بھی جو اِس چندہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے تھے متواتر اور مسلسل اِس بات پر زور دیا گیا کہ اُنہیں اِس تحریک میں شامل ہونے کا موقع ملنا چاہیے۔ جن لوگوں نے قرآن کریم کے تراجم کے متعلق پوری رقم کا وعدہ کیا تھا اُنہوں نے تو گو وہ مختلف جگہوں کے ہیں یہ سوال اٹھایا ہے جس کا ایک رنگ میں مَیں پچھلے جمعہ میں جواب دے بھی چکا ہوں کہ جس وقت ہم نے خطبہ پڑھا ہے اُس وقت ہم نے اپنی درخواست بھجوادی تھی۔ اِس لیے ہم میں اور اُن لوگوں میں امتیاز نہیں ہونا چاہیے جنہوں نے کہ خطبہ کے بعد اُسی عرصہ میں اپنی درخواستیں بھجوائی ہیں۔ ان میں سے بعض نے یہ سوال

بھی اٹھایا ہے کہ جو تراجم آپ نے جماعت پر تقسیم کیے ہیں اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو اُن لوگوں نے خود نہیں مانگے جن کے سپرد اُس ترجمہ کے اخراجات کا مہیا کرنا کیا گیا ہے مثلاً لجنہ اماء اللہ کے سپرد جو دو تراجم کیے گئے ہیں وہ دونوں ایسے ہیں جو لجنہ نے خود نہیں مانگے۔ اِسی طرح قادیان کے رہنے والوں کو جن تراجم کا حق دیا گیا ہے ان میں سے ایک ایسا ہے جس کا انہوں نے خود مطالبہ نہیں کیا۔ اس طرح تین تراجم ایسے ہیں یا اگر ایک کو اِس وجہ سے الگ کر دیا جائے کہ عورتیں بھی اس تحریک میں شامل ہونے کا حق رکھتی ہیں تو دو تراجم ایسے ہیں جو بجائے اُن لوگوں کو ملنے کے جنہیں زائد طور پر یہ حصہ دے دیا گیا ہے اُن دوسرے لوگوں کو ملنے چاہییں جن کا حق مارا گیا ہے۔ اور جو اگر پورے ترجمہ کے خرچ میں حصہ نہیں لے سکے تو وہ اپنی طاقت اور توفیق کے مطابق اِس تحریک میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرنے کی انتہائی آرزو رکھتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اپنے خطوط میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہم تو پورے ترجمہ کا حصہ لینا چاہتے تھے لیکن پیشتر اِس کے کہ ہم رقم کا انتظام کر سکتے یہ اعلان ہو گیا کہ تمام حصے ختم ہو گئے ہیں۔ اِسی طرح وہ لوگ جو انفرادی طور پر اس تحریک میں حصہ لینا چاہتے تھے اُنہوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو تقسیم کی گئی ہے اس میں ہمارا کوئی حصہ نہیں رکھا گیا۔ مثلاً ہماری جماعت کے وہ دوست جو فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہیں اُن میں سے بعض کے مجھے خطوط آئے ہیں کہ ہمیں کسی گروہ میں بھی شامل نہیں کیا گیا حالانکہ ہم بھی اِس تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اِسی طرح بعض اضلاع ایسے ہیں جن کو ریزرو کے طور پر رکھا گیا تھا ممکن ہے اُن کے دلوں میں بھی اِس تقسیم کے متعلق کوئی اعتراض پیدا ہو۔ انہی اعتراضات میں سے ایک اعتراض اُن افراد کی طرف سے بھی آیا ہے جو براہِ راست مرکز میں اپنا چندہ بھجوایا کرتے ہیں کہ اس تحریک میں بڑی بڑی جماعتیں تو شامل کر لی گئی ہیں لیکن وہ افراد جو براہ راست اپنا چندہ قادیان بھیجا کرتے تھے رہ گئے ہیں اور اُن کو اِس تحریک میں شمولیت کا کوئی حق نہیں دیا گیا۔ غرض مختلف جماعتوں اور مختلف افراد کی طرف سے اِس بارہ میں مجھے خطوط پہنچ رہے ہیں۔ اور بعض خطوط میں تو اِس قسم کے اضطراب کا اظہار کیا گیا ہے اور اِس قدر قلق اور گھبراہٹ کا ان خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے ہماری جماعت کے ان

دوستوں کو جنہیں اس ثواب میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا سخت تکلیف ہو رہی ہے اور اُن کے لیے یہ امر انتہائی کرب اور دُکھ کا موجب ہوا ہے۔

جس دوست نے یہ لکھا ہے کہ بعض حصے بِلا طلب کرنے کے بعض کو زائد طور پر دے دیے گئے ہیں جیسے لجنہ اماء اللہ ہے کہ اُسے بجائے ایک حصہ کے دو حصے دے دیے گئے ہیں مَیں نے اُس دوست کے اِس سوال پر غور کیا ہے اور مجھے اُس کی یہ بات معقول معلوم ہوئی ہے۔ یعنی جہاں تک مطالبہ کرنے والوں کا سوال ہے اُسے نظر انداز کر کے بھی بعض جماعتوں کو اُن کے حق سے زائد حصہ دے دیا گیا ہے۔ مثلاً لجنہ اماء اللہ کو پہلے ایک حصہ دیا گیا تھا اور اِس کی وجہ جیسا کہ مَیں نے بیان بھی کی تھی یہ تھی کہ عورتیں ایک بے زبان گروہ ہیں جو ابھی پورے طور پر منظّم نہیں ہوئیں اور اُن کے لیے اکٹھا ہونے اور باقاعدہ طور پر اِس تحریک میں اپنی شمولیت کا اعلان کرنے میں بہت سی مشکلات پیش آسکتی تھیں۔ اِس لیے مَیں نے اُن کو ایک ترجمہُ قرآن کے خرچ کا حق اپنے طور پر دے دیا تھا۔ لیکن بعد میں ان کو جو دوسرا حصہ دیا گیا وہ یقیناً ایک زائد چیز ہے۔ اِسی طرح قادیان والوں کا ایک حصہ تو اُن کا حق کہلا سکتا ہے لیکن دوسرا حصہ جو اُن کو دیا گیا وہ اُن کا حق نہیں کہلا سکتا بلکہ یہی کہنا پڑتا ہے کہ ایک جگہ اور ایک مقام میں رہنے والوں کو بجائے ایک کے دو حصے دے دیے گئے ہیں۔ پس اِس حصہ کے متعلق بھی جو اعتراض دوستوں کی طرف سے کیا گیا ہے وہ ایک حد تک وزنی ہے اور میرے نزدیک وہ اِس سوال کے اٹھانے میں حق بجانب ہیں کہ جب وہ اِس بوجھ کو اٹھانے کے لیے تیار ہیں تو پھر جن کو زائد از حق ملا ہے ان سے وہ حصہ انہیں واپس دلایا جائے۔

ہماری جماعت کے وہ چندہ دہندگان جو براہ راست اپنا چندہ مرکز میں بھجوایا کرتے ہیں اور جنہوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ہمیں اِس تحریک میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا اُن کا اعتراض بھی ایک حد تک وزنی ہے۔ گو مَیں نے ایسے تمام دوستوں کو ریزرو کے طور پر رکھا ہوا تھا اور میرا منشاء یہ تھا کہ اگر چندہ میں کمی رہی یا بعض اضلاع اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنے سے قاصر رہے تو ایسے دوستوں کو اِس ثواب میں شامل ہونے کا موقع دے دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ ریزرو کے طور پر علیحدہ رکھے گئے ہوں ضروری نہیں ہوتا کہ اُن تک حصہ پہنچے۔

اِس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی کو کہا جائے کہ بچا ہوا کھانا ہم تمہیں دیں گے۔ جب کسی کو یہ کہا جائے تو ضروری نہیں ہوتا کہ اُسے کھانا ملے بلکہ اُس کو کھانا ملنا اِس شرط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے کہ ضرورت سے زائد اگر کچھ بچا تو دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اسی طرح ضروری نہیں تھا کہ ریزرو میں جن اضلاع یا جن افرادِ جماعت کو رکھا گیا تھا اُن کو اس تحریک میں شامل ہونے کا ضرور موقع ملتا۔ بالکل ممکن تھا کہ یہ تحریک دوسرے دوستوں کے ذریعہ ہی پوری ہو جاتی۔ اِسی وجہ سے اُن کے دلوں میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں اُن کا یہ اعتراض درست ہے۔

جیسے مَیں نے بتایا ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو فوج میں ملازم ہیں اُن کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا ہے کہ ہم ایک ایسے مقام پر ہیں جہاں ہماری جان جانے کا ہر وقت خطرہ ہے اور ہم اس مقام پر محض آپ کے ارشاد اور آپ کے حکم کی تعمیل میں آئے ہیں۔ آپ نے ہمیں کہا کہ ہم جنگ میں بھرتی ہوں اور آپ نے ہمیں کہا کہ اِس جنگ میں شامل ہونا انصاف کے قیام اور اسلام کی ترقی کے لیے مُمِد ہے۔ آپ کے اِس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہم جنگ میں شامل ہوئے اور اب ہر وقت اپنی جان کو قربان کرنے کے لیے ہم تیار کھڑے ہیں۔ مگر ہمارا اِس تحریک میں کوئی حصہ نہیں رکھا گیا۔ جب ہم آپ کے حکم سے فوج میں بھرتی ہوئے ہیں اور مرکز سے دُور چلے گئے ہیں تو قرآن کریم کے ترجمہ میں حصہ لینے سے اِس لیے محروم رہ جانا کہ ہم دُور ہیں اور ہم تک فوراً آواز نہیں پہنچ سکتی درست نہیں۔ اُن کی یہ بات بھی میرے نزدیک بہت معقول ہے اور اس قابل ہے کہ اِس کی طرف توجہ کی جائے۔

اِسی طرح پنجاب کے بہت سے اضلاع ایسے ہیں جنہیں اِس تحریک میں شامل نہیں کیا گیا۔ مجھے اُن اضلاع کی طرف سے ابھی تک اجتماعی رنگ میں کوئی خطوط موصول نہیں ہوئے۔ میرے پاس یا تو اُن افراد کی طرف سے خطوط آئے ہیں جنہوں نے ایک ایک ترجمہ کا پورا خرچ چندہ کے طور پر پیش کیا تھا مگر اُن کا وعدہ اِس لیے قبول نہ کیا گیا کہ اُس وقت تک بعض اَور دوست مطلوبہ رقم کو پورا کر چکے تھے یا جو اِس طرح حصہ لینا چاہتے تھے مگر اطلاع دینے سے پہلے ہی حصے ختم ہو گئے۔ یا اُن لوگوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں جو سپاہی وغیرہ ہیں اور

فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ اور یا پھر اُن افراد کی طرف سے خطوط پہنچے ہیں جو جماعتوں میں شامل نہیں۔ انفرادی طور پر الگ الگ مرکز میں اپنا چندہ بھجواتے ہیں۔ ممکن ہے وہ جماعتیں جن کو اِس تحریک میں ابھی تک شامل نہیں کیا گیا وہ بھی موقع پر احتجاج کرتیں جیسے سیالکوٹ ہے، سرگودھا ہے، لائل پور ہے، منٹگمری ہے، گجرات ہے، جہلم ہے، جالندھر ہے، ہوشیارپور ہے مگر ابھی تک اُن کی طرف سے مجھے اِس قسم کے کوئی خطوط موصول نہیں ہوئے۔ صرف تین گروہ ہیں جن کی طرف سے مجھے اعتراضات پہنچے ہیں۔

اوّل وہ جنہوں نے پورے ترجمہ کا خرچ برداشت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اِس وجہ سے کہ اُس وقت تک تمام تراجم کے حصے پورے ہو چکے تھے اُن کا وعدہ قبول نہ کیا گیا اُن کا یہ اعتراض ہے کہ جماعت میں سے ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں بعض کو چندہ دینے کا دُہرا حق دے دیا گیا ہے اور پھر بعض صورتوں میں یہ دُہرا حق اُن کو دیا گیا ہے جنہوں نے اِس حق کو مانگا نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اول تو اگر کوئی مانگے بھی تو اُسے دُہرا حق نہیں ملنا چاہیے لیکن بغیر مانگنے اور بغیر تقاضا کرنے کے تو کسی کو اُس کے حق سے زائد کوئی چیز دے دینا بالخصوص ایسی صورت میں جب کہ بعض اَور لوگوں کے حقوق پر اس کا اثر پڑتا ہو درست نہیں ہو سکتا۔ اور مَیں نے جیسا کہ بیان کیا ہے میرے نزدیک اُن کا یہ اعتراض معقول ہے۔

دوسرے وہ ہیں جو براہ راست چندہ بھیجا کرتے ہیں اُنہوں نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ ہمارے لیے اِس تحریک میں شامل ہونے کا کوئی حق نہیں رکھا گیا۔ تیسرے وہ جو میدانِ جنگ میں گئے ہوئے ہیں یا فوج میں مختلف عُہدوں پر کام کر رہے ہیں اُن کی طرف سے یہ شکایت پہنچی ہے کہ جب ہم آپ کے حکم کے مطابق فوج میں بھرتی ہوئے ہیں تو ہمارا بھی اِس تحریک میں حصہ ہونا چاہیے۔

درحقیقت ہندوستان میں تین قسم کے سپاہی کام کر رہے ہیں۔ ایک وہ جو محض تنخواہ اور روپیہ کے لیے فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ اُن کا مقصد صرف دنیا کمانا ہوتا ہے کوئی اَور مقصد اُن کے سامنے نہیں ہوتا۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا پیشہ سپاہ گری ہوتا ہے اور وہ فوج میں بھرتی ہو کر اپنی جنگی سپرٹ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ گو ان لوگوں کے دلوں میں بھی

حُبّ الوطنی کا جذبہ موجود ہوتا ہے مگر بہرحال فوج میں شامل ہونے سے اُن کی اصل غرض اپنی فوجی روح اور جنگی سپرٹ قائم رکھنا ہوتی ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی بلند مقصد کے لیے فوج میں بھرتی ہوتے ہیں جیسے ہماری جماعت کے افراد جو فوج میں بھرتی ہوئے انہوں نے میری ہدایات اور میرے احکام کے مطابق اپنے آپ کو بھرتی کے لیے پیش کیا بلکہ ہماری جماعت میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی معقول ملازمتیں ترک کر کے محض میرے حکم کی اطاعت کے لیے فوج میں بھرتی ہوگئے تاکہ وہ اُس جنگ میں حصہ لے سکیں جس کے متعلق مَیں نے اُنہیں یہ کہا تھا کہ یہ ملک کی خدمت اور دُنیا سے ظلم اور تعدی کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔

مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہماری جماعت میں سے جس قدر لوگ فوج میں بھرتی ہوئے ہیں وہ سب کے سب بِلا استثناء اِسی مقصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ ممکن ہے بعض احمدی بھی روپیہ کمانے کے لیے فوج میں بھرتی ہوئے ہوں۔ اِسی طرح ممکن ہے بعض احمدی بھی جنگی روح اور اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھنے کے لیے فوج میں شامل ہوئے ہوں۔ لیکن بہرحال ہماری جماعت کے وہ دوست جو محض میرے حکم کی تعمیل کے لیے اِس جنگ میں شامل ہوئے ہیں جو اِس لیے فوج میں بھرتی نہیں ہوئے کہ دنیا کمائیں یا اپنی جنگی سپرٹ کو قائم رکھیں بلکہ اِس لیے گئے ہیں کہ یہ جنگ دنیا سے ظلم مٹانے کے لیے لڑی جارہی ہے اور مومن کا کام ہے کہ وہ جَور اور ظلم کو مٹائے اور اپنے ملک کی خدمت کرے وہ یقیناً دنیا کمانے کے لیے نہیں گئے بلکہ ثواب کمانے کے لیے گئے ہیں۔ اور ایسے آدمی اگر اِس جنگ میں مارے جائیں گے تو وہ یقیناً جیسا کہ گزشتہ دنوں "الفضل" میں ایک بحث بھی چھپی تھی ایک رنگ کے شہید قرار پائیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شہادت کا دائرہ محدود نہیں رکھا بلکہ اس کے دائرہ کو آپ نے بہت وسیع قرار دیا ہے۔ ایک شہادت وہ ہوتی ہے جو خالص دینی جنگ میں شامل ہونے پر انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ جب اسلام پر اس کو مٹانے کے لیے دشمن کی طرف سے حملہ ہو تو اس وقت خطرات بہت زیادہ ہوتے ہیں اور اُس وقت جان جانے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اِسی لیے جو شخص اِس قسم کی مذہبی جنگ میں شامل ہوتا

اور اپنی جان اسلام کے لیے قربان کر دیتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے شہید قرار دیا ہے۔ لیکن شہادت صرف یہی نہیں بلکہ اَور بھی کئی قسم کی شہادتیں ہیں جنہیں اسلام نے تسلیم کیا ہے۔ انہی شہادتوں میں سے ایک یہ بھی شہادت ہے یعنی اگر ہماری جماعت کا کوئی شخص اس جنگ میں مارا جاتا ہے تو وہ یقیناً شہید ہے۔ بشرطیکہ اُس کی نیت درست ہو اور وہ محض اِسی ارادہ سے اِس جنگ میں شامل ہوا ہو کہ مجھے اپنے امام کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا سے ظلم اور تعدی کو مٹانے اور اسلام کے راستہ سے مختلف قسم کی روکوں کو دور کرنے کے لیے اِس جنگ میں شمولیت ضروری ہے۔ پس وہ لوگ جو میرے حکم کے مطابق فوج میں بھرتی ہوئے ہیں اُن کا حق یقیناً ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اِسی طرح وہ لوگ جن کو اِس چندہ میں بالکل شامل نہیں کیا گیا اور اُنہیں اِس ثواب میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا اُن کا اعتراض بھی وزنی ہے۔

اِن حالات میں مَیں نے غور کیا کہ کیا مَیں کوئی ایسی تدبیر اختیار کر سکتا ہوں جس سے یہ تمام اعتراضات مٹ جائیں۔ آخر غور کرنے کے بعد مَیں اِس نتیجہ پر پہنچا کہ سب سے پہلے مَیں اپنی قربانی پیش کروں اور اِس ذریعہ سے دوسرے دوستوں کے لیے اِس تحریک میں شامل ہونے کا راستہ صاف کر دوں۔ چنانچہ مَیں نے فیصلہ کیا کہ مَیں نے جو ایک ترجمۃ القرآن اپنے اور اپنے خاندان کے لیے مخصوص کیا ہوا تھا مَیں اِس ترجمہ کی رقم کو قادیان کے چندہ میں ہی جمع کرا دوں اور اپنا حق چھوڑ دوں۔ مَیں نے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ بہرحال قائم رہے گی لیکن اب بجائے اِس کے کہ وہ ترجمۃ القرآن میری طرف سے شائع ہو قادیان کی جماعت کی طرف سے شائع ہو گا اور میرا چندہ بھی قادیان کے چندہ میں ہی شامل ہو گا۔

لجنہ اماء اللہ کو جو حصہ حق کے طور پر مل سکتا ہے وہ درحقیقت ایک ہی ہے۔ دوسرا حصہ اُن کو زائد طور پر اِس امید پر دیا گیا تھا کہ وہ اس حصے کا بوجھ بھی اٹھا سکیں گی اور زائد طور پر اِس قدر چندہ اکٹھا کر لیں گی۔ خود لجنہ کی طرف سے اِس قسم کی درخواست نہیں آئی تھی۔ پس وہ دوسرا حصہ جو لجنہ اماء اللہ کو دیا گیا تھا اُس سے بھی مَیں لجنہ اماء اللہ کو فارغ کرتا ہوں۔ اِن دو حصوں کو فارغ کرنے کے بعد مَیں نے فیصلہ کیا کہ میرے پاس اِس سلسلہ میں جو

دو درخواستیں آئی ہوئی ہیں مَیں یہ فارغ کردہ حصے اُن میں تقسیم کر دوں۔ مثلاً حلقہ لاہور کی طرف سے ہی میرے پاس دو درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ مگر دو حصے کسی ایک حلقہ کو نہیں دیے جاسکتے۔ کیونکہ اِس طرح پھر وہی اعتراض پیدا ہو جائے گا جو پہلی تقسیم پر کیا جاچکا ہے اور چونکہ یہ اعتراض خود دوسرے دوستوں نے ہی اٹھایا ہے۔ اِس لیے اب دوبارہ کسی کو دو حصے دینا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ بہرحال حلقہ لاہور کو ایک حصہ ہی مل سکتا ہے دو حصے نہیں مل سکتے۔ پس دو حصے جو فارغ ہوئے ہیں ان میں سے ایک حصہ مَیں حلقہ لاہور کے دوستوں کو دیتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ قرآن کریم کے ایک ترجمہ کا خرچ اور قرآن کریم کے ایک ترجمہ کی اشاعت اور اس کی چھپوائی کا خرچ اِسی طرح بارہ کتابوں میں سے کسی ایک کتاب کے ترجمہ کا خرچ اور کسی ایک کتاب کے ترجمہ کی اشاعت اور اُس کی چھپوائی کا خرچ جو ستائیس ہزار روپیہ ہوگا حلقہ لاہور برداشت کرے۔ ملک عبدالرحمان صاحب قصور والوں نے ایک ترجمہ کا خرچ برداشت کرنے کے متعلق جو اطلاع دی ہوئی ہے وہ بھی اِسی میں شامل ہوگی۔ چونکہ ایک ترجمہ کے خرچ کا وعدہ لاہور کی جماعت کر چکی ہے اور ایک ترجمہ کے خرچ کا وعدہ ملک عبدالرحمان صاحب قصور والوں کی طرف سے ہے اِس لیے یہ دونوں رقمیں مل کر بارہ ہزار روپیہ بن گیا۔ باقی صرف پندرہ ہزار روپیہ رہ جاتا ہے جو اُن پانچ اضلاع کے لیے پورا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ جو حلقہ لاہور میں شامل کیے گئے ہیں یعنی اضلاع لاہور، فیروز پور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور امرتسر۔ اب میں چھٹا ضلع سیالکوٹ بھی اِن کے ساتھ شامل کر دیتا ہوں۔ سیالکوٹ وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام گزارے۔ اس لحاظ سے سیالکوٹ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ پس مَیں سیالکوٹ کو بھی حلقہ لاہور میں ہی شامل کرتا ہوں تاکہ وہ اِس ثواب میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔

دوسرا بچا ہوا حصہ مَیں کلکتہ والوں کو دیتا ہوں۔ ان کی طرف سے بھی دو تراجم کے خرچ کو برداشت کرنے کا وعدہ آیا ہوا ہے۔ پس مَیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ قرآن کریم کے ایک ترجمہ کا خرچ اور قرآن کریم کے ایک ترجمہ کی اشاعت کا خرچ اور اسلامی کتب میں سے کسی ایک کتاب کے ترجمہ کا خرچ اور اسلامی کتب میں سے کسی ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ

بحیثیت جماعت کلکتہ کے ذمّہ ہو گا۔ کلکتہ کی جماعت کے علاوہ جس نے ایک ترجمہ قرآن اور اس کی چھپوائی کا خرچ برداشت کرنے کا وعدہ کیا ہے ایک اَور درخواست ترجمہ قرآن کا خرچ دینے کی شیخ محمد صدیق اور شیخ محمد یوسف صاحبان کی طرف سے بھی ہے۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور اکٹھا ہی تجارت کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے تو یہاں تک اپنے اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے کہ ان کی طرف سے مجھے چٹھی آئی ہے کہ اگر آپ قرآن کریم کا ایک ترجمہ ہمیں نہیں دیتے تو کم از کم قرآن کریم کے ایک ترجمہ کی چھپوائی کا سارا خرچ جو پندرہ ہزار روپیہ ہے ہمارے ذمہ ڈال دیا جائے۔ اِس جماعت کے ذمہ بھی ستائیس ہزار روپیہ کا اکٹھا کرنا ہو گا۔ مگر چونکہ انگلستان سے اطلاع آئی ہے کہ تراجم کا خرچ زیادہ ہو گا اِس لیے مَیں بجائے ستائیس ستائیس ہزار روپیہ کے اٹھائیس ہزار روپیہ فی حصہ مقرر کرتا ہوں جس کے اندر ایک زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا خرچ اور ایک زبان میں قرآن کریم کو چھپوانے کا خرچ، اِسی طرح ایک زبان میں سلسلہ کی کسی کتاب کو چھپوانے کا خرچ شامل ہو گا۔ قِسم کے لحاظ سے دو لیکن حصوں کے لحاظ سے یہ چار کتابیں بن جاتی ہیں۔ یعنی دو ترجموں اور دو کتابوں کی اشاعت ایک ایک حلقہ کے ذمہ ہو گی۔ یہ دونوں مل کر چار کتابیں بن جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ ایک ترجمہ قرآن اور ایک اس ترجمہ قرآن کی اشاعت کا خرچ ہو گا اور یہ ایک ہی چیز ہے۔ اِسی طرح کسی ایک کتاب کا ترجمہ اور اس کتاب کی اشاعت کا خرچ علیحدہ ہو گا اور یہ بھی ایک ہی چیز ہے۔ اِس لیے اقسام کے لحاظ سے تو یہ چار اقسام چندہ کی ہیں لیکن کام کے لحاظ سے دو ہی ہیں۔ پس اِس حصہ کا خرچ مَیں کلکتہ والوں پر ڈالتا ہوں۔ مگر چونکہ دوسری جماعتیں بھی اِس چندہ میں شامل ہونے کا حق رکھتی ہیں اِس لیے بنگال اور اڑیسہ اور آسام اور برما فرنٹ کی طرف کے تمام فوجیوں کو مَیں اِس جماعت کے چندہ میں حصہ لینے کا حق دیتا ہوں۔ یہ تمام جماعتیں اور افراد اگر اِس میں حصہ لینا چاہیں تو وہ بڑے شوق سے لیں اور قادیان میں اپنا چندہ بھجوا دیں۔ تحریک جدید کا سیکرٹری چونکہ اِس تحریک کا بھی سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے اِس لیے جب اِن جماعتوں کی طرف سے چندہ آئے گا تو فنانشل سیکرٹری اِن جماعتوں کا چندہ کلکتہ کے حلقہ میں درج کرے گا۔ اِس طرح بنگال کے اگر کوئی اَور دوست اِس میں حصہ لینا چاہیں تو وہ بھی لے سکتے ہیں۔ آسام کی طرف کے جس قدر

فوجی ہیں اور جو اِس چندہ میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں وہ بھی بڑے شوق سے اِس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اُن کو میری طرف سے اِس تحریک میں شامل ہونے کی اجازت ہے۔ گویا یہ چندہ خالص کلکتہ کی جماعت کی طرف سے نہیں ہو گا بلکہ کلکتہ اور اُس کے نواحی کی تمام جماعتوں اور افراد کو یہ حصہ دیا جائے گا۔

ایک حصہ جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے مَیں سارے ہندوستان کی لجنہ اماء اللہ کو دیتا ہوں۔ پہلے لجنہ اماء اللہ کے سپرد تینتیس ہزار روپیہ کا جمع کرنا تھا۔ مگر اس لیے کہ اب لجنہ اماء اللہ کو صرف ایک حصہ دیا جائے گا اٹھائیس ہزار روپیہ اُس کے ذمہ ڈالا جاتا ہے جو سارے ہندوستان کی عورتوں کی طرف سے ہو گا۔ مَیں اِس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو جو حلقے مقرر کیے گئے ہیں اُن حلقوں کی عورتوں کا چندہ اُن کے حلقوں میں شمار نہیں ہو گا بلکہ لجنہ اماء اللہ کے چندہ میں اُس کو شامل کیا جائے گا۔ مثلاً لاہور کے حلقہ میں عورتوں کی طرف سے جو چندہ جمع ہو گا وہ لاہور کے حلقہ میں شامل نہیں ہو گا بلکہ لجنہ اماء اللہ کے چندہ میں اُس روپے کو شامل کیا جائے گا۔ اِسی طرح کلکتہ یا دوسرے حلقوں کی عورتیں جو چندہ جمع کریں گی وہ چندہ اُن حلقوں میں شمار نہیں ہو گا بلکہ لجنہ اماء اللہ کے حلقہ میں شمار ہو گا۔ پس قرآن کریم کے ایک ترجمہ کا خرچ اور قرآن کریم کے ایک ترجمہ کی اشاعت اور اُس کی چھپوائی کا خرچ، اِسی طرح سلسلہ احمدیہ کی کتابوں یا اسلامی کتب میں سے کسی ایک کتاب کے ترجمہ کا خرچ اور اُس کتاب کی چھپوائی اور اُس کی اشاعت کا خرچ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہو گا۔ یہ تین حصّے ہوئے۔ اِس کے علاوہ ایک ترجمہ قرآن کا خرچ اور ایک ترجمہ قرآن کی چھپوائی کا خرچ، اِسی طرح ایک کتاب کے ترجمے کا خرچ اور ایک کتاب کی چھپوائی کا خرچ خلیفہ قادیان کے ذمہ ہو گا۔ یہ چار حصے ہوئے۔ اب صرف تین حصے اَور رہ گئے ہیں۔ مَیں اپنے حق کی قربانی کا اعلان کر چکا ہوں اور مَیں نے بتایا ہے کہ دوستوں کی خواہشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ حق جو مَیں نے اپنے لیے رکھ لیا تھا اُسے مَیں نے ترک کر دیا ہے۔ پس مَیں اپنا چندہ جو چھ ہزار روپیہ ہے قادیان کی جماعت کے چندہ میں اِنْشَاءَ اللّٰہُ جمع کرادوں گا۔ لجنہ اماء اللہ نے چونکہ خود مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ اُنہیں زائد طور پر ایک حق دے دیا گیا تھا اِس لیے مَیں نے اُن کا وہ حصہ باہر کی جماعتوں کو

دے دیا ہے۔ مَیں اِس نمونہ کو پیش کرتے ہوئے قادیان کی جماعت کے دوستوں سے بھی کہتا ہوں کہ اُن کو دو تراجم کا حق نہیں بلکہ صرف ایک ترجمے کا حق حاصل ہے۔ مگر چونکہ وہ دوسرے ترجمے کے متعلق مجھ سے اجازت لے چکے ہیں اِس لیے مَیں یہ معاملہ اُن پر چھوڑتا ہوں کہ اگر وہ اپنے باہر کے بھائیوں کے جذبات اور اُن کے احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ایک حق کو چھوڑنا چاہیں تو جس طرح مَیں نے اپنے حق کو دوسروں کی خاطر چھوڑ دیا ہے اِسی طرح وہ بھی اپنے ایک حق کو جو اُنہیں زائد طور پر دیا گیا تھا دوسرے بھائیوں کی خاطر چھوڑ دیں۔ اگر کارکنان صدر انجمن احمدیہ جنہوں نے بعد میں ایک ترجمہ قرآن کا چندہ اپنے ذمہ لے لیا تھا اپنے دوسرے بھائیوں کے جذبات کا پاس کرتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنا حصہ قادیان کے ہی چندہ میں منتقل کر دیں گے جس کا حق قادیان والے پہلے حاصل کر چکے ہیں اِس دوسرے حصے سے دست بردار ہو جائیں تو اس طرح ایک اَور ترجمہ فارغ ہو جائے گا جو باہر کی جماعتوں کو دیا جاسکے گا۔ مَیں سمجھتا ہوں اگر صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان یہ قربانی کریں اور اِس طرح ایک ترجمہ اَور فارغ ہو جائے تو یہ حصہ ہم صوبہ سرحد والوں کو دے دیں گے۔ اِس صورت میں صوبہ سرحد والوں کا فرض ہو گا کہ وہ ایک ترجمہ قرآن کا خرچ اور ایک ترجمہ قرآن کی چھپوائی کا خرچ، اِسی طرح اسلامی کتب میں سے کسی ایک کتاب کے ترجمہ کا خرچ اور کسی ایک کتاب کی چھپوائی کا خرچ اپنے اوپر برداشت کریں۔ یہ حصہ تمام شمال مغربی اسلامی حلقہ میں تقسیم ہو جائے گا۔ اور چونکہ مَیں اِس چندہ میں ساروں کو شامل کرنا چاہتا ہوں اِس لیے صوبہ سرحد میں صرف صوبہ سرحد اور اُس کی جماعتیں شامل نہیں ہوں گی بلکہ صوبہ سندھ بھی شامل ہو گا۔ اِسی طرح بلوچستان کا علاقہ بھی اِسی میں شامل ہو گا۔ پھر نہ صرف سندھ اور بلوچستان صوبہ سرحد کے ساتھ شامل ہوں گے بلکہ جس قدر شمال مغربی اضلاع حلقہ لاہور میں شامل نہیں کیے جاسکے وہ سب کے سب اِس میں شامل ہوں گے۔ چنانچہ جہلم، گجرات، راولپنڈی، میانوالی، کیمل پور، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، ملتان، منٹگمری، جھنگ، سرگودھا اور لائل پور تمام اضلاع اِسی حلقہ میں شامل ہوں گے۔ اِسی طرح ریاست کشمیر بھی، اِسی طرح جس قدر اسلامی ممالک اِس تحریک میں حصہ لینا چاہیں اُن کا چندہ بھی اِسی حلقہ میں شمار ہو گا۔

مثلاً ایران، افغانستان، عراق، شام، فلسطین اور مصر وغیرہ اسلامی ممالک کی طرف سے اگر چندہ آیا تو وہ بھی اِسی حلقہ میں شمار کیا جائے گا۔ اب گویا ایک قرآن قادیان والوں کے حصہ میں آگیا، ایک قرآن لجنہ اماء اللہ کے حصہ میں آگیا، ایک قرآن حلقہ لاہور کے حصہ میں آگیا ایک قرآن حلقہ کلکتہ کے حصہ میں آگیا اور ایک قرآن صوبہ سرحد کے حصہ میں آگیا۔ اب رہا دہلی۔ دہلی میں چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک ترجمۃ القرآن کے متعلق اپنا حصہ لیا ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اُن کو توفیق دے اور وہ بھی جماعت کے لیے اپنے اِس حق کو چھوڑ دیں اور جو چندہ اُنہوں نے دینا ہے وہ اِس حلقہ والوں کو دے دیں تو اس طرح قرآن کریم کے ایک ترجمہ کا خرچ اور قرآن کریم کے ایک ترجمہ کی چھپوائی کا خرچ، اِسی طرح اسلامی کتب میں سے ایک کتاب کے ترجمے کا خرچ اور ایک کتاب کی چھپوائی کا خرچ دہلی والوں کے حصہ میں آجاتا ہے۔ اِس حلقہ میں بعض اُن اضلاع کو بھی شامل کرتا ہوں جو دوسرے حلقوں میں نہیں آسکے۔ جیسے جالندھر، ہوشیار پور، لدھیانہ، انبالہ، ریاست ہائے پٹیالہ، نابھہ، مالیر کوٹلہ وغیرہ ہیں۔ مَیں اِس علاقہ کو دہلی کے حلقہ میں ہی شامل کرتا ہوں۔ اِسی طرح یوپی اور بہار وغیرہ کا چندہ بھی حلقہ دہلی میں شامل سمجھا جائے گا۔ گویا ہندوستان کا تمام شمالی اور مشرقی اور مغربی حصہ اِس تحریک میں شامل ہو گیا۔ اب صرف ایک ترجمہ رہ جاتا ہے جس کے اخراجات کو پورا کرنا مَیں حیدر آباد کے حلقہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ایک ترجمہ قرآن کا خرچ زیر بحث تھا وہ اب میں اِس حلقہ کو دیتا ہوں۔ گویا (1) ایک ترجمہ قادیان کی جماعت کی طرف سے ہوگا (2) ایک لجنہ اماء اللہ کی طرف سے (3) ایک حلقہ لاہور کی طرف سے (4) ایک حلقہ صوبہ سرحد کی طرف سے (5) ایک حلقہ کلکتہ کی طرف سے (6) ایک حلقہ دہلی کی طرف سے (7) ایک حلقہ حیدر آباد کی طرف سے۔ حیدر آباد سکندر آباد کے حلقہ میں ناگپور، میسور، بہار، مدراس، بمبئی اور ان صوبوں سے ملحقہ ریاستیں سب شامل ہوں گی۔ اِسی طرح سیلون بھی حیدر آباد کے حلقہ میں شامل ہوگا اور افریقہ کے مشرقی اور مغربی علاقے جو اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ بھی حیدر آباد دکن کے ساتھ شامل ہوں گے۔ اگر اُن کی طرف سے کوئی چندہ آیا تو وہ اِس حلقہ میں شامل ہوگا۔ مَیں سمجھتا ہوں یورپین لوگوں میں خواہش ہو سکتی ہے کہ وہ قرآن کریم کے

اِن تراجم کے اخراجات میں حصہ لیں اور ہم اُن کی خواہش کو بھی نظر انداز نہیں کرسکتے۔ انگلستان میں تو چھوٹی جماعت ہے مگر امریکہ میں خدا کے فضل سے ہزاروں نو مسلم ہماری جماعت میں شامل ہیں اور بالکل ممکن ہے کہ جب اُن کے پاس یہ تحریک پہنچے تو اُن کے دلوں میں بھی یہ خواہش پیدا ہو کہ اُنہیں اِس تحریک میں حصہ لینے کا موقع ملنا چاہیے۔ اِس لیے مَیں یورپین ممالک کو قادیان کے حلقہ میں شامل کرتا ہوں تا کہ دنیا کا کوئی حصہ بھی ایسا باقی نہ رہے جس کو اِس تحریک میں شامل ہونے کا موقع نہ ملا ہو۔ جاوا، سماٹرا وغیرہ علاقے اِس وقت جنگ کی آگ میں گھرے ہوئے ہیں ان کی طرف سے کچھ رقم بطور ثواب کلکتہ کے حلقہ میں شامل کر دی جائے گی تا یہ لوگ بھی اِس تحریک میں شامل ہو جائیں۔

اطالین زبان کے ترجمہ کے متعلق چونکہ مَیں نے یہ اعلان کیا تھا کہ قرآن کریم کا ترجمہ میری طرف سے شائع ہوگا اور اب مَیں نے اپنے حق کی قربانی کرکے اُس چندہ کو جماعت قادیان کے چندہ میں منتقل کر دینے کا اعلان کیا ہے اِس لیے مَیں یہ بھی تصریح کر دینا چاہتا ہوں کہ چونکہ میرا چندہ اب قادیان کے چندہ میں جمع ہوگا اور مَیں نے اطالین زبان کا ترجمہ اپنے لیے مخصوص کیا ہوا تھا اِس لیے اب اطالین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اطالین زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی چھپوائی، اِسی طرح اطالین زبان میں سلسلہ کی کسی ایک کتاب کا ترجمہ اور اطالین زبان میں سلسلہ کی کسی ایک کتاب کی چھپوائی قادیان کی جماعت کے چندہ سے ہوگی۔ دوسری زبان جرمن ہے۔ جرمنی میں مسجد قائم کرنے میں چونکہ ہماری جماعت کی عورتوں نے حصہ لیا تھا اِس لیے مَیں اُن کی اِس نیکی کی یادگار کے طور پر اعلان کرتا ہوں کہ جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور جرمن زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی چھپوائی، اِسی طرح جرمن زبان میں کسی ایک کتاب کا ترجمہ اور جرمن زبان میں کسی ایک کتاب کی چھپوائی لجنہ اماء اللہ کے چندہ سے ہوگی۔ تیسری زبان ڈچ ہے جس پر کلکتہ کے حلقہ کی طرف سے جمع شدہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ گویا ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور ڈچ زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت، اِسی طرح ڈچ زبان میں کسی ایک کتاب کا ترجمہ اور ڈچ زبان میں کسی ایک کتاب کی چھپوائی حلقہ کلکتہ کے چندہ کے ذریعہ سے ہوگی۔ کیونکہ جاوا اور

سماٹرا کا ان علاقوں کے ساتھ تعلق ہے جن میں کئی کروڑ مسلمان آبادی ہے اور وہ ڈچ حکومت کے ماتحت رہتے ہیں اُن میں تبلیغ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کلکتہ کی طرف سے جو ترجمۃ القرآن شائع ہو وہ ڈچ زبان میں ہو۔ دہلی کی زبان اردو ہے جو ہندوستان کی لینگوا فرینکا[1] (LINGUA FRANCA) کہلاتی ہے دوسری طرف یورپ کی لینگوا فرینکا فرانسیسی زبان کہلاتی ہے۔ اِس مناسبت کی بناء پر مَیں اعلان کرتا ہوں کہ فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی چھپوائی، اِسی طرح فرانسیسی زبان میں اسلامی کتب میں سے ایک کتاب کا ترجمہ اور فرانسیسی زبان میں اسلامی کتب میں سے کسی ایک کتاب کی چھپوائی حلقہ دہلی کے چندہ سے ہوگی۔ اور چونکہ مَیں نے اسلامی ممالک کو صوبہ سرحد والے علاقہ میں شامل کر لیا ہے اور ان علاقوں میں رہنے والوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی اُس ذمہ داری کو ادا کریں جو اُن پر اپنے اُن آباء واجداد کی طرف سے عائد ہوتی ہے جنہوں نے مدتوں تک سپین پر حکومت کی اور پھر بزدلی سے اس ملک کو چھوڑ دیا اِس لیے مَیں ہسپانوی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا خرچ اور ہسپانوی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کا خرچ، اِسی طرح ہسپانوی زبان میں کسی ایک کتاب کا ترجمہ اور ہسپانوی زبان میں کسی ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ صوبہ سرحد کے حلقہ پر ڈالتا ہوں۔ اور فیصلہ کرتا ہوں کہ یہ ترجمہ اُن کے جمع کردہ چندہ سے شائع کیا جائے۔ پرتگیزی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ اور اُس کی اشاعت کا خرچ، اِسی طرح اسلامی کتب میں سے کسی ایک کتاب کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ اور اس کی اشاعت کا خرچ مَیں حیدر آباد دکن کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ ترجمہ اس حلقہ کے چندہ سے شائع کیا جائے گا۔ کیونکہ پرتگیز ہندوستان میں اِسی علاقہ سے آئے تھے اور اب تک اُن کی نو آبادیاں اِس علاقہ میں موجود ہیں۔ اِسی طرح بمبئی اور مدراس وغیرہ سے اُن علاقوں کی طرف جہاز جاتے رہتے ہیں جہاں پرتگیزی زبان بولی جاتی ہے۔ اِسی طرح روسی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کی چھپوائی اور ایک اسلامی کتاب کے ترجمہ اور اس کی چھپوائی کا خرچ مَیں لاہور کے حلقہ کے ذمہ لگاتا ہوں کہ یہ علاقہ اِس وقت کمیونسٹ تحریک کا مصنوعی یا حقیقی مرکز بنا ہوا ہے۔ غرض سات زبانوں میں تراجمِ قرآن سات حلقوں کی طرف سے

ہو گئے۔ ایک حلقہ کی طرف سے صرف ایک زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ اوراُس کی اشاعت کا خرچ، اِسی طرح ایک زبان میں کسی ایک کتاب کے ترجمہ اوراُس کی اشاعت کا خرچ لیا جائے گا۔ مَیں سمجھتا ہوں اگر وہ لوگ جنہیں زائد حصہ دیا گیا تھا قربانی اور ایثار سے کام لیتے ہوئے اِس موقع پر اپنے حق کو ترک کر دیں تو یہ دوسرے لوگوں کی دلجوئی اور اُن کی خوشی کا موجب ہو گا۔ اُنہیں اللہ کی طرف سے جو ثواب ملنا تھا وہ تو مل گیا۔ کیونکہ جب اُنہوں نے میری طرف سے ایک آواز کے بلند ہونے پر اپنا وعدہ لکھوا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ثواب دے دیا۔ پس اگر وہ اِس موقع پر اپنے حق ترک کر دیں گے تو اِس سے اُن کے ثواب میں کوئی فرق نہیں آسکتا اور نہ اُن کے اخلاص میں اِس سے کوئی کمی آئے گی۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جو وعدہ کیا تھا اُس کا ثواب خدا نے اُن کو دے دیا۔ اب اگر وہ چاہیں تو قربانی کر کے اپنے اِس حق کو اَوروں کے لیے ترک کر دیں تا کہ اُن کے وہ بھائی جو اَب تک اِس ثواب میں شامل نہیں ہو سکے اور جن کے دل اِس شوق سے تڑپ رہے ہیں کہ اُنہیں بھی اِس تحریک میں شمولیت کا موقع ملے وہ بھی اِس میں شامل ہو جائیں اور ان کے دل بھی اطمینان اور سکون حاصل کریں۔ لیکن اگر وہ اپنے حق کو ترک کرنا نہ چاہیں تو پھر دوسرے لوگوں کو چاہیے کہ وہ صبر سے کام لیں اور قرآن کریم کے کسی ترجمہ کی چھپوائی اور ایک کتاب کے ترجمہ اور چھپوائی پر کفایت کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے نیکیوں میں حصہ لینے کے اَور کئی راستے کھول دے گا۔ بہر حال مَیں نے اپنا حق چھوڑ دیا ہے اور لجنہ اماء اللہ کو جو ایک زائد حق دے دیا گیا تھا وہ بھی مَیں نے اُس سے واپس لے لیا ہے۔ باقی دوستوں کی طرف سے بعض درخواستیں آئی تھیں جن کو قبول کر لیا گیا اور چونکہ مَیں نے اُن کے وعدوں کو منظور کر لیا تھا اِس لیے مَیں اُنہیں حُکماً تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ اپنے حق کو چھوڑ دیں لیکن مَیں نے اپنی مثال ان کے سامنے پیش کر دی ہے۔ اور مَیں امید کرتا ہوں کہ وہ میری اِس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے خود بھی دوسروں کے لیے نمونہ پیش کریں گے اور اپنے حصہ کو بعض دوسری جماعتوں اور افراد کے لیے چھوڑ دیں گے۔ اور اپنا موعودہ چندہ ان جماعتوں کے چندہ میں شامل کر دیں گے تاکہ انہیں بھی اِس ثواب میں شامل ہونے کا موقع مل سکے۔ اِس تقسیم کے مطابق

اٹھائیس اٹھائیس ہزار روپیہ کے سات وعدے بن جاتے ہیں۔ گو مَیں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض حلقے ایسے ہیں جن کی طرف سے اِس سے بھی زیادہ چندہ وصول ہونے کی امید ہے۔ گورداسپور کے ضلع کے متعلق مَیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اِس کا چندہ قادیان میں ہی شامل ہو گا۔ پس گورداسپور کے ضلع میں سے جو دوست خواہش رکھتے ہوں کہ اُنہیں اِس تحریک میں شامل ہونے کا موقع ملے وہ اپنا چندہ مرکز میں بھجوا دیں۔ اُن کا چندہ قادیان کے چندہ میں شامل کر لیا جائے گا۔ مَیں نے بتایا ہے کہ بعض اضلاع کے متعلق مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہوا تو مطلوبہ رقم سے بھی زیادہ رقم اُن کی طرف سے جمع ہو جائے گی اور اِس بات کی ضرورت بھی ہے کیونکہ تراجم کے خرچ کے متعلق میرا پہلے جو اندازہ تھا وہ غلط ثابت ہوا ہے۔ مَیں نے فی کتاب ایک ہزار روپیہ ترجمہ کے خرچ کا اندازہ لگایا تھا اور مَیں نے سمجھا تھا کہ چونکہ کتابیں چھوٹی بڑی ہوں گی اِس لیے کسی کتاب کے ترجمہ پر پانچ چھ سو روپیہ خرچ آجائے گا اور کسی پر ہزار یا اِس سے زائد، اور اِس طرح مل کر ایک ہزار روپیہ فی کتاب ترجمہ کے خرچ کی اوسط نکل آئے گی۔ لیکن میرا یہ اندازہ صحیح ثابت نہیں ہوا۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے متعلق میرا اندازہ تھا کہ چونکہ یہ چھوٹی سی کتاب ہے اِس لیے پانچ چھ سو روپیہ میں اِس کا ترجمہ ہو جائے گا۔ مگر میرے اندازہ سے اِس کے حروف زیادہ نکلے اور اِس طرح اِس کے ترجمہ کا خرچ بڑھ گیا۔ غرض تراجم کے متعلق جو انتظام کیا گیا ہے اُس کے متعلق اخراجات کا جو پہلا اندازہ تھا اُس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اِسی طرح "احمدیت" کے متعلق میرا خیال تھا کہ اِس کا ڈیڑھ ہزار روپیہ میں ترجمہ ہو جائے گا اور چھوٹی بڑی کتاب مل کر ایک ہزار روپیہ فی کتاب ترجمہ پر خرچ آجائے گا۔ لیکن "احمدیت" کے ترجمہ کے متعلق مجھے ولایت سے یہ اطلاع آئی ہے کہ سات زبانوں میں اس کا ترجمہ اڑھائی سَو پونڈ میں ہو گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ پانچ ہزار روپیہ محض "احمدیت" کے ایک زبان میں ترجمہ کرنے پر خرچ ہو گا۔ پس میرا اندازہ جو ڈیڑھ ہزار روپیہ کا تھا وہ غلط ثابت ہوا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ گو ہماری طرف سے اٹھائیس اٹھائیس ہزار روپیہ کا ہی مطالبہ کیا گیا ہے لیکن امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض حلقوں کی رقوم اِس سے بڑھ

جائیں گی اور اِس طرح اندازہ سے زائد جو اخراجات ہوں گے وہ اِنْشَاءَ اللّٰہُ پورے ہو جائیں گے۔ لیکن اگر روپیہ خدانخواستہ کم اکٹھا ہوا تو پھر قرآن کریم کے تراجم کو مقدم رکھا جائے گا۔ اگر قرآن کریم کے تراجم اور ان کی اشاعت کے اخراجات کے بعد روپیہ بچا تو وہ دوسری کتب کے ترجمہ اور اُن کی اشاعت پر خرچ کیا جائے گا ورنہ جس قدر روپیہ باقی بچا اُسی کے مطابق کتابیں شائع کی جائیں گی یعنی جس قدر زبانوں میں اِس وقت ترجمہ کرایا جائے گا جب ان کے لیے روپیہ ہمارے پاس جمع ہو گا۔ بہر حال مقدم قرآن کریم کا ترجمہ اور اِس کی اشاعت ہو گی۔

اور چونکہ یہ کام اپنے اندر بہت بڑی وسعت رکھتا ہے اور ہر جماعت اپنے اپنے حلقہ کی خود نگرانی نہیں کر سکتی اِس لیے مَیں ایک دفعہ پھر دفتر تحریک جدید کو توجہ دلاتا ہوں کہ اِس تحریک کی نگرانی کرنا، اِس کی کامیابی کے لیے متواتر جدوجہد کرنا، لوگوں سے چندہ وصول کرنا، ان کا باقاعدہ حساب رکھنا اور وعدہ کرنے والوں کو اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہنا یہ تحریک جدید کے مرکزی کارکنوں کا فرض ہے۔ صرف مقامی جماعتوں پر ہی اِس کی ذمہ داری نہیں۔ بے شک وہ جماعتیں بھی ذمہ دار ہوں گی کہ اِس بوجھ کو اٹھائیں مگر مرکز اپنی نگرانی کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ مَیں اِس موقع پر پھر یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میری طرف سے وہ شرط برابر قائم ہے جس کا مَیں ایک دفعہ پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں کہ اگر کوئی جماعت اِس بوجھ کو نہیں اُٹھا سکتی تو وہ بیشک ہمیں اطلاع دیدے۔ ہم یہ انعام اُس کی بجائے کسی اَور کو دے دیں گے۔ لیکن اگر وہ جماعتیں خوشی سے اِس بوجھ کو اُٹھا لیتی ہیں تو اِس کے بعد گو اصل ذمہ داری ان جماعتوں پر بھی عائد ہو گی اور اُن کا یہ ذاتی فرض ہو گا کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں اور چندوں کی ادائیگی کی کوشش کریں۔ لیکن مرکز اپنی ذمہ داری سے فارغ نہیں ہو گا۔ بلکہ مرکز کی ذمہ داری ان کے ساتھ شامل ہو گی۔ مرکز کو اِس تحریک کے متعلق اِس طرح کوشش کرنی چاہیے کہ گویا ان علاقوں پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ اور ان علاقوں میں رہنے والوں کو اِس تحریک کے متعلق اِس طرح کوشش کرنی چاہیے کہ گویا مرکز پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ یہ ذمہ داری جو مرکز پر عائد کی جا رہی ہے میری طرف سے ہے۔ جماعتوں کا یہ حق نہیں ہو گا کہ وہ بعد میں یہ کہیں کہ چونکہ مرکز نے ہماری مدد نہیں کی تھی اِس لیے ہم

اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے۔ وہ اپنی اپنی جگہ اِس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ جو اخراجات اُن کے حلقہ کے سپرد کیے گئے ہیں اُن کو وہ جلد سے جلد پورا کریں۔ وہ اِس تحریک کو اپنے علاقوں میں پھیلائیں، لوگوں کو اِس سے واقف کریں، اُن سے جلد سے جلد وعدے لیں اور پھر وہ وعدے دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں بھجوا دیں۔ کیونکہ چندہ کی وصولی براہِ راست مرکز کی طرف سے ہو گی۔ وصولی کرنا ان کا کام نہیں مگر ان کا یہ فرض ضرور ہے کہ وہ اپنے اپنے حصہ کی رقم جلد سے جلد پوری کریں۔ وعدے مرکز کو بھجوائیں اور پھر ان وعدوں کی ادائیگی کا فکر کریں۔ دفتر تحریک جدید والوں کو چاہیے کہ وہ ان حلقوں کے متعلق الگ الگ کھاتے اور رجسٹر تیار کر لیں۔ ایک حلقہ وسطی ہے جس میں لاہور اور اِس سے تعلق رکھنے والے اضلاع شامل ہیں۔ ایک حلقہ مغربی ہے۔ ایک حلقہ قادیان کا ہے۔ ایک حلقہ لجنہ اماء اللہ کا ہے۔ ایک حلقہ وسطی ہند کا ہے۔ ایک حلقہ مشرقی ہند کا ہے اور ایک حلقہ جنوب مغربی ہے۔ یہ حلقے ہیں جو مقرر کیے گئے ہیں اور اِن حلقوں کے نام پر الگ الگ چندے جمع ہوں گے۔ پس تحریک جدید والے بھی سات الگ الگ کھاتے کھول لیں اور پھر خط و کتابت کے ذریعہ ہر ضلع کی جماعتوں اور اُن کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو اِس تحریک کی طرف توجہ دلائیں۔ اِس غرض کے لیے اگر انہیں زائد عملہ کی ضرورت ہو تو وہ فوراً مجھ سے اِس کی منظوری لے کر اپنے عملہ میں اضافہ کر لیں۔ لیکن بہر حال میں تحریک جدید والوں سے یہ نہیں سنوں گا کہ اس کی ذمہ داری ان پر نہیں تھی بلکہ جماعتوں پر تھی جس طرح میں جماعتوں سے یہ نہیں سنوں گا کہ اس کی ذمہ داری مرکز پر تھی جماعتوں پر نہیں تھی۔ اُن جماعتوں کا یہ حق ہے کہ اگر وہ اِس بوجھ کو برداشت کرنے کی اپنے اندر طاقت نہیں رکھتیں تو اِسی وقت انکار کر دیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں اور بہت سے افراد ایسے ہیں جو اِس بوجھ کو خوشی سے اٹھا لیں گے۔ لیکن اگر وہ انکار نہیں کرتے بلکہ خوشی سے اِس ذمہ داری کو قبول کرتے ہیں تو اِس کے بعد اُن کی طرف سے کوئی عذر نہیں سنا جائے گا اور اُن کا فرض ہو گا کہ وہ اِس روپیہ کو پورا کریں۔ خواہ چند افراد سے لے کر پورا کریں اور خواہ ساری جماعتوں سے لے کر پورا کریں۔ گو مناسب یہی ہے کہ اِس تحریک کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اِس میں

شامل ہونے کا موقع دیا جائے۔

دوسرے اِس امر کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے کہ دو تین ہفتہ تک میری طرف سے تحریک جدید کے نئے دَور کا اعلان ہونے والا ہے۔ تحریک جدید تبلیغِ احمدیت کے لیے ایک بنیاد کے طور پر ہے اور کتابیں اور لٹریچر وغیرہ ہتھیار کے طور پر ہیں۔ بے شک ہتھیار بھی نہایت ضروری ہوتے ہیں لیکن جس طرح ہتھیار کے بغیر سپاہی کسی کام کا نہیں ہوتا اِسی طرح اگر سپاہی نہ ہوں تو وہ ہتھیار بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتے۔ اچھے سپاہی کے لیے اچھے ہتھیاروں کا ہونا ضروری ہے اور اچھے ہتھیاروں کے لیے اچھے سپاہی کی موجودگی ضروری ہے۔ پس مَیں دوستوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے صرف ایک تحریک میں حصہ نہیں لینا بلکہ عنقریب تحریک جدید کا بار بھی اُن پر پڑنے والا ہے۔ مَیں جماعت کے مخلصین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کے دین کی خدمت کے لیے ہر بوجھ کو خوشی سے برداشت کریں گے اور اپنے ثبات و استقلال کو قائم رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بہت اہم ہیں اور ہمارے فرائض اتنے نازک ہیں کہ ہماری ذراسی غفلت اور ذراسی کوتاہی بھی بہت بڑے نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔ مَیں ابھی اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا کہ یہ تحریک کس رنگ میں اور کس شکل میں جماعت کے سامنے آنے والی ہے۔ لیکن بہرحال مَیں امید رکھتا ہوں کہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اُس کے کام آتا ہے اور وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔ مَیں سمجھتا ہوں ہماری جماعت کا وہ طبقہ جو اپنے دلوں میں نورِ ایمان رکھتا ہے، جو اپنے قلوب میں اخلاص اور محبت کی آگ رکھتا ہے، جس کا ایمان صرف زبانوں پر نہیں بلکہ اُس کے قلوب ایمان کی روشنی سے منور ہیں وہ اِس بوجھ کو بھی اٹھائے گا اور آنے والے بوجھ کو اٹھانے کے لیے بھی پوری ہمت کے ساتھ تیار ہوگا۔ اور جب اُس کے سامنے اُس قربانی کو پیش کیا جائے گا تو وہ انتہائی جوش کے ساتھ اُس میں حصہ لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائے گا اور اپنے نفس کے لیے دائمی ثواب حاصل کرلے گا۔ لیکن وہ جو کمزور ہیں، جو قربانیوں کے میدان میں قدم رکھتے ہوئے

ہچکچاتے ہیں، جن کے پاؤں میں ثبات نہیں اور جن کے ارادوں میں مضبوطی نہیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اخلاص سے حصہ عطا فرمائے، اُن کے دلوں میں دین کے لیے قربانی اور اُس کی رضا کے لیے مر مٹنے کا جوش بے انتہاء طور پر پیدا فرمائے، اُن کی غفلتوں کو دور فرمائے اور اُن کی کمزوریوں کو نیکیوں سے بدل دے تاکہ وہ ہر قسم کی قربانی پر آمادہ ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کی آواز سن کر آگے کی طرف بڑھیں۔ پیچھے کی طرف ہٹنے والوں میں سے نہ ہوں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ خدا تعالیٰ کا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ کام خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے ہم نے نہیں کرنا اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ جس بات کے کرنے کا خدا تعالیٰ ارادہ کر لے وہ ہو کر رہتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے[2]

یہ ٹلنے والی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو آخر ہو کر رہے گا۔ ہماری غفلتیں اِس فیصلہ کو روک نہیں سکتیں۔ ہاں اگر ہم کوشش کریں تو ہمارے لیے یہ ایک ثواب کی بات ہو گی اور ہم بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے والے قرار پا جائیں گے۔ ہماری خواہش تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی شہداء میں شامل فرمائے وہ شہداء جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے جلال اور اُس کے جمال کا جھنڈا دنیا میں بلند کیا جاتا ہے۔ جو اس کے عشق اور محبت کی ایک غیر فانی یادگار ہوتے ہیں اور جن پر اَبد تک خدا تعالیٰ کی رحمتیں برستی رہتی ہیں لیکن جب تک ہمیں ان حقیقی شہداء میں شامل ہونے کا موقع میسر نہیں آتا ہمیں کم سے کم اتنی کوشش تو کرنی چاہیے کہ ہم لہو لگا کر ہی شہیدوں میں شامل ہو جائیں۔ اگر آج ہم لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو ہماری یہی قربانی آئندہ بہت بڑی قربانیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو گی کیونکہ وہ وقت آنے والا ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز بلند ہو گی اور مومنوں کو اپنی جانیں اسلام اور احمدیت کی حفاظت کے لیے اُس کے آستانہ پر قربان کر دینی پڑیں گی

جس طرح ایک چڑیا کا خون بہاتے وقت کسی انسان کے دل میں درد پیدا نہیں ہوتا اِسی طرح اُس وقت کسی قربانی میں رحم سے کام نہیں لیا جائے گا اور مومنوں کا فرض ہوگا کہ وہ آگے بڑھیں اور اپنی جانیں ایک بے حقیقت شے کی طرح اُس کے آستانہ پر قربان کر دیں۔ لیکن جب تک وہ وقت نہیں آتا جو حقیقی ایمان کے مظاہرہ کا وقت ہوگا اُسوقت تک ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم لہو لگا کر ہی شہیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں تاکہ ایمان اور اخلاص اور محبت کا کوئی نہ کوئی رنگ ہم اپنے ساتھ رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ کے سامنے ہم ننگے، اندھے، بہرے اور گونگے ہونے کی حالت میں نہ کھڑے ہوں۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ"۔

(الفضل 14 /اکتوبر 1944ء)

---

1 : لینگوافرینکا:(LINGUA FRANCA) ایسی زبان جس میں مختلف زبانیں بولنے والے تبادلۂ خیال کر سکیں۔

2 : درثمین اُردو۔ صفحہ 158۔ زیرِ عنوان متفرق اشعار